۱۲۵ / ۲۹۷

یوفون بالنذر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم

"خلقِ عظیم" والے رسول کے مقدس حالات اُس لازوال اور وحدہٗ لاشریک ذات کی نذر ہیں جس کی خوشنودی کائنات کی سب سے زیادہ قیمتی شئے ہے۔

اپنے بے نیاز آقا کا

سراپا نیاز

"مصلح"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

اللہ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا

اللہ کا تصور اور اللہ کی ذات کا اعتراف انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ ایک ہستی جو وہم و گمان سے پرے اور خیال سے باہر ہو اُس کا قائل ہونا انسان کی خمیر میں ملا ہوا ہے اُس کا خالق و رازق ہونا، ازلی و ابدی ہونا، حیّ و قیوم ہونا، قادرِ مطلق ہونا اور معبودِ برحق ہونا عقلِ سلیم کے سامنے مسلّم ہے۔ ایک دہریہ سے بھی اگر یہ سوال کیا جائے کہ کیا وہ آپ اپنے اختیار سے پیدا ہوا اور زندہ رہ سکتا ہے تو اُس کو کہنا پڑے گا کہ نہیں پس اللہ تو وہی ہے جو یہ سب کچھ کر رہا ہے اور جس کے دستِ قدرت میں کائنات قدرت کی کُنجی ہے۔

دہریہ کہتا ہے مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ جو کچھ ہے زمانہ ہے اور یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم کو مارتا ہے تو زمانہ مارتا ہے' اِس سے ثابت ہے کہ ایک قوتِ بالا کا مدعی خود ثبوت پیش کر رہا ہے۔

اللہ کا اعتقاد وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اگر ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کو

کس نے پیدا کیا، اور چاند و سورج کو کس نے کام پر لگایا تو بیساختہ بول اٹھیں گے کہ اللہ۔

عبد و معبود کا تعلق

پھر انسان اپنے پیدا کئے جانے کی غرض معلوم کرنا چاہے تو فطرت بتلائیگی کہ اِس کا پیدا کیا جانا اس لئے ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور اُس کی عظمت و جلال کے سامنے سر جھکا دے، اُس کی خوبیوں بھلائیوں بڑائیوں اور انعام و اکرام کا معترف ہو کر اُس کا فرماں بردار اور محبت کرنے والا بندہ بن جائے۔ اسی لئے ہے۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اے نوع انسان اپنے اُس پروردگار کی عبادت کر جس نے تجھے اور جو تجھ سے پہلے تھے اِن سب کو پیدا کیا اور پھر اسی لئے ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اے لیعرفون۔

رسول اور وحیِ آسمانی کی ضرورت

خدا اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے اگرچہ اُس نے اس کی فطرت میں اپنی معرفت، اپنی محکومیت، اپنی عبدیت اور اپنی محبت ودیعت فرمائی ہوتی ہے تاہم اس پر بس نہیں فرمایا اور اِسی انسانی نوع میں سے ایک فرد کو چن لیا کہ وہ مزید یاد دہانی کے طور پر جو اپنے احکام وحی کے ذریعہ نازل فرمائے اُس کو اس کا یہ بندہ دوسرے بندوں تک پہنچاوے تاکہ عبد معبود کا تعلق قائم رہے۔

محمد عربی صلعم اور قرآن

انسان کی جب سے تخلیق ہوئی قدرت نے اُسی وقت سے رسالت و نبوت اور وحیِ آسمانی کا سلسلہ قائم فرمایا اسی سلسلے کی آخری کڑی محمد عربی صلعم کی ذات مبارک اور قرآن مجید ہے۔ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ

احسان عظیم

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ

بے شک ایمان والوں پر اللہ نے یہ بڑا احسان کیا ہے کہ انھیں میں سے ایک رسول کی بعثت فرمائی جو ہماری آیات کو ان پر تلاوت کرتا ہے، ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو دین و دنیا کی باتیں سکھلاتا ہے۔

انسانیت اس پر جس قدر ناز کرے بجا ہے کہ اولاد آدم میں سے ایک ذات محمد عربی صلعم کو قدرت نے مبعوث فرما کر نوع انسانی کی تکمیل فرمادی!

زہرا و مشتری، سہیل و ثریا اور ہزاروں ثوابت و سیارگان حتیٰ کہ ماہتاب درخشاں بھی جس طرح آفتاب عالمتاب کے بغیر آسمان کی زینت کے لئے کافی نہ تھے بیشک اسی طرح آدمؑ و شیثؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ، یعقوبؑ و یوسفؑ، داؤدؑ و سلیمانؑ، موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کی تشریف آوری کے بعد بھی دنیا کو احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت تھی۔

ایک اد نعلین پاکت عرشِ اعظم مفتخر
تو تیائے چشم اہل شوق خاکِ پائے تو

راجہ رامچندر، کرشن جی مہاراج، بزرگ گوتم، زرتشت و کنفیوشس کی تعلیمات کے باوجود بھی کامل انسان اور انسانیت کے لئے کامل معلم کی ضرورت تھی۔

جب کبھی تصویر کامل احمد مختار کی
آپ نقاش ازل محو تماشا ہو گیا

بقراط و سقراط، فلاطون و ارسطو کے فلسفے اور حکمتوں کے ہوتے ہوئے بھی دنیا کو محمد عربی صلعم کی حکیمانہ گرہ کشائیوں کی ضرورت تھی۔

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اشاروں میں بتلایا کملی والے نے

اور پھر ٹھیک اسی طرح بادشاہانِ کشورکشا اور شجاعانِ زمانہ کی جہاں گیریوں کے

باوجود بھی صاحبِ عزیمت، شہنشاہِ کونین کی حاجت تھی جو اپنے جہادِ عظیم سے خدا کی لازوال حکمرانی کا سکہ دلوں پر بٹھاتے۔

مختصر یہ کہ قدرت جو کچھ اپنے انعامات سے علیحدہ علیحدہ مخلوق کو نوازتی وہ ایک ذاتِ ستودہ صفات کے اندر ودیعت فرما کر اپنے احسانِ عظیم کا ظہور فرمایا۔ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ہم نے تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری   آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسوۂ حسنہ | ضروری تھا کہ ایسی عظیم الشان ذات کے کارنامے اور اس کا اسوۂ حسنہ محفوظ رکھا جائے تاکہ جب کوئی انسان، انسان بننا چاہے تو اس کے پیشِ نظر ایک نمونہ ہو جس کو دیکھ دیکھ کر اپنے ظاہر و باطن کے ہر خد و خال کو درست کر سکے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

خلقِ عظیم | پیغمبرِ اسلام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ جو کچھ خالقِ سمٰوات و الارض نے فرمایا آپ نے کیا اور جس چیز سے روکا گیا ترک کئے۔ شانِ عبدیت اسی کی متقاضی ہے اور بار بار جو قرآن مجید میں "عبد" کے پیارے لفظ سے آپ کو یاد کیا گیا اس سے اسی بات کا اظہار مقصود ہے دوسرے لفظوں میں اس کی تفسیر یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ محمد (صلعم) کیا تھی خدا کا ایک سراپا فرمان اور خدا کی رضامندی کا مجسمہ اور پیکر۔

یعنی پیغمبرِ اسلام نے جب جو سنا تو قرآن سنا جب کیا تو قرآن کیا۔ اور جب کہا قرآن کہا۔ اسی لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ذاتِ گرامی کیا تھی؟ "سراپا قرآن" لہٰذا

آپ کی سیرتِ مبارک بھی اول سے آخر تک قرآن کے سوا کچھ نہیں۔

پس اگر آج ساڑھے تیرہ سو برس کے بعد بھی کوئی اُس مقدس ہستی کو دیکھنا چاہے تو مصحفِ پاک کو دیکھے اُس مبارک ذات کا مطالعہ کرنا چاہے تو قرآنِ مجید کے تیس پاروں کی تلاوت کرے۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔

اللہ اللہ پیغمبرِ اسلام کا یہ حصۂ زندگی بھی کیسا روشن اور مبارک حصہ ہے جس کی پیروی کے لئے دنیا کو توجہ دلائی گئی اور لازمی گردانا گیا ہے کون ہے جو ایک بھی ایسی مثال پیش کر سکے۔ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ جب قرآن کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تو محمد عربی کا مقابلہ بھی ناممکن ہے۔

مسلمانوں کے پیغمبر کا اس بات میں کون مدِ مقابل ہو سکتا ہے کہ اس کے عادات و خصائل کا سراہنے والا خود خدا ہے اور کیوں نہ ہو کہ تعلیم و تربیت کرنے والا بھی تو خود ہی ہے۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى۔

محمد کا خدا محمد کی شان میں فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اے محمد ہم نے تمہیں بیشک بڑی عظیم الشان سیرت پر پیدا کیا۔ آپ کے شب و روز کے معاملات و عبادات کے متعلق جب اُمّ المومنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو پوری سوانح مبارک کو اس ایک چھوٹے سے جملہ میں ختم فرما دیا كَانَ خُلُقُهٗ قُرْاٰن۔

کسی کی سوانحعمری اگر اس لئے لکھی جاتی ہے کہ ایک نامور اور عزیز خواہ خلائق ہستی کے حالاتِ زندگی آنے والی نسل کے لئے شمعِ ہدایت کا کام دیتے تو ہو کہ مکارمِ اخلاق اور

تکمیل بشریت کے لئے اس مبارک اور مکمل انسان میں وہ سب کچھ ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے جو حق اللہ اور حق العباد کی انجام ہی کے لئے ضروری ہے۔ جبکہ حیوانات تک اس کی رؤف الرحیمی سے نظر انداز نہ کئے گئے ہوں تو بتاؤ کہ اس وسیع زمین بھر کون سی عبادت اور کون سی نیکی باقی رہ جاتی ہے۔

لہٰذا اگر سوانحِ عمریاں لکھنی ہیں، سالگرہیں منانی ہیں، یادگاریں قایم کرنی ہیں اور مجالس میلاد کا انعقاد کرنا ہے تو محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے بڑھ کر ان کا کون حقدار ہے۔

یہ مومن کو ذکرِ مصطفےٰ سے شاد کرتے ہیں　　خدا رکھے انہیں جو محفلِ میلاد کرتے ہیں
یہ باغِ ارم کی کھول دیتے ہیں اک کھڑکی　　مدینے کی جو ہم ٹھنڈی ہوا کو یاد کرتے ہیں

شیخی | قرآن کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا "زندہ معجزہ" ازلی و ابدی خدا کا سچی کلام " محمدؐ کیا تھے؟ قرآنِ مقدس کے سراپا عالم و عامل تو نتیجہ یہ نکلا کہ جس طرح قرآن باقی ہے محمدؐ بھی زندہ ہیں۔ تو آج قرآن "زندہ نبیؐ" کی شکل میں موجود ہے۔

درود و سلام ہو اُس کی روحِ مقدس پر جس کی سوانح پاک خود خدا کی طرف سے ہے الٰہی حفاظت میں ہے نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔

اگر آج محمدؐ عربی کو کوئی دیکھنا چاہے تو اُس کو قرآن دکھلاؤ، قرآن بتلاؤ، قرآن سمجھاؤ اور اُس کے سامنے قرآن کو پیش کر دو اس سے بہتر اور اس سے زیادہ مستند آپ کی کوئی سیرت نہیں ہو سکتی، وہاں انسانوں کی لکھی ہوئی چیز کا کیا شمار۔ جہاں خدا کی طرف سے "سیرت النبی" موجود ہو۔

یہ بالکل واضح ہے کہ کسی شخص کی سوانحِ عمری کا خاص حصہ وہی ہوتا ہے جو اُس کی

زندگی کا اصل کارنامہ ہوتا ہے اور یہ معلوم ہے کہ محمد عربی پر قرآن نازل ہوا، قرآن کی تعلیم دینے قرآن پر عمل کرانے اور قرآن کے پہنچانے کے لئے آپ منصب رسالت پر فائز ہوئے، اور اس میں کیا شک کہ پھر سب سے زیادہ آپ نے ہی اس کو برتا اس پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ آپ سراپا قرآن بن گئے۔ پس آپ کی صحیح سوانحعمری قرآن مجید ہے اور آپ کی اصلی سیرتِ مبارک کا نام قرآنِ مقدس ہے۔

بے مثال خدا کی لاجواب کتاب اور لاجواب رسولؐ کے ہوتے ہوئے پھر کس چیز کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

کسی کی کیوں پرستش کیجئے اللہ کے ہوتے
زمانے سے کہو گمراہ کیوں ہے راہ کے ہوتے

نبیؐ کے اسوۂ حسنہ میں ہے خوشنودیٔ مولا
غلط ہے پیروی سب کی رسول اللہ کے ہوتے

زبور و وید یا توراۃ یا انجیل کچھ بھی ہوں
کسی کی کیا ضرورت ہے کلام اللہ کے ہوتے

دورِ مظلمہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارک اور قرآنِ مقدس کے نزول سے پہلے دنیا کفر و شرک سے تاریک ہو چکی تھی۔ پیغامبرانِ ماضی اور ان کی تعلیمات کو یا تو لوگ فراموش کر چکے تھے یا غلط طور پر استعمال کر رہے تھے۔ ایسے وقت میں محمد عربی صلعم تمامی انبیاء و مرسلین کی تعلیمات کو ہمیشہ کے لئے زندہ کرنے کے لئے مبعوث فرمائے گئے اور قرآنِ مجید جمیع کتبِ سماوی کی تصدیق کے لئے نازل ہوا۔ اور اس شان سے

ان کی تشریف آوری ہوئی کہ قیامت تک کے لئے پھر کسی نبی اور کسی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

پیغمبر اسلام صلعم کافۃً للناس کے لئے بشیر و نذیر اور رحمت، قرآن مجید سارے عالم کے لئے۔ ان ھو الا ذکر للعالمین، شفاء للناس اور شفاء لما فی الصدور ہے۔ ساڑھے تیرہ سو صدی پیشتر دنیا کا ہر ذرہ دست بدعا تھا کہ خدا کی زمین سے ایک بار پھر ہر طرح کی گندگی دور ہو جائے۔ خدا کی حکومت قائم ہو جائے، خدا کی عبدیت اور خدا کی محبت کا سبق مل جائے۔ حق آجائے اور باطل دور ہو جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خدا کا نور محمد عربی اور قرآن کی صورت میں جلوہ گر ہوا۔ نور علیٰ نور۔ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

خدا کو بھول جانا انسان جب خدا کو بھول جائے تو اس کے لئے اس کے بعد بدبختی اور معصیت کا کوئی درجہ باقی نہیں رہ جاتا۔ اسی لئے مسلمانوں کو مخاطب کر کے یوں تنبیہ کی گئی ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم۔ مسلمانو! خبردار تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو اللہ کو بھول گئے پھر اللہ نے ان کو اس کی یہ سزا دی کہ ان کو ان سے بھلا دیا" یعنی وہ لوگ انسانیت کا مفہوم سمجھنے سے بھی یکسر محروم ہو گئے۔ اور کالانعام بل ھم اضل کی مصداق بن گئے۔ العیاذ باللہ۔ اللھم اعوذ بک من سخطک۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔
اس طرح مسلمانوں کو مخاطب کرنے میں یہ نکتہ بھی ہے کہ پھر دوسری قومیں

اور بھی زیادہ تنبیہ حاصل کریں۔ غرض یہ ہے کہ خدا جو یاد رہنے یاد رکھنے اور ہر آن یاد دلانے کی چیز ہے، غفلت شعار انسان جب اُسی کو بھلا دیتا ہے تو پھر اس سے بڑھکر اور کون سا دوسرا وقت ہمیشہ خداوندی کی غیرت میں آنے کا ہو سکتا ہے۔ محمد عربی قرآن لیکر آئے بھولے ہوؤں کو راستہ بتلا دیا اور بچھڑے ہوؤں کو خدا سے ملا دیا۔

کفار | جو لوگ خدا سے انکاری تھے اُن کو بتلایا۔ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَ کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ اے خدا سے انکار کرنے والو! تم اللہ سے کیونکر انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم نیست تھے اُس نے تم کو ہست کیا پھر تم کو ماریگا اور پھر (قیامت کے دن کے لئے) زندہ کریگا۔ گویا یہی باتیں بمنزلہ حقائق ثابتہ اور بدیہیات کے ہیں جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور یہی چیز پھر خدا کے اقرار کے لئے کافی ہے

مشککین | ایک جماعت شک کرنے والوں کی ہوتی ہے اُن کے شک کا اس طرح ازالہ کیا۔ اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا تم کو اللہ کے بارے میں شک ہے وہی تو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔

منافقین | جو لوگ اِدھر اور نہ اُدھر لَا اِلٰی ھٰۤؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰۤؤُلَآءِ مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ کی مصداق تھے اُن کو سختی سے ڈانٹا گیا اور بتایا گیا کہ ایک طرف ہو جاؤ حق کی طرف آجاؤ۔ دل سے نفاق کے مرض کو دور کرو ورنہ یاد رکھو کہ اس کا انجام بہت بُرا ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ۔

مشرکین | جو لوگ شرک کی گندگی میں ملوث تھے اُن کو سمجھایا کہ یہ کیا بدتمیزی اور بدعقلی ہے۔ عبادت اور پرستش کے لائق تو صرف ایک خدا کی ذات ہے اور وہ

وحدہٗ لاشریک ہے اُس کی شان میں ہے۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ہ

توحید کی مخالفت خدا کو مانتے ہوئے بھی ایک جماعت توحید سے محروم رہتی ہے اور یہ وہ مخدوش حالت ہے کہ دوسرے تو کیا خود مسلمانوں کو بھی اس سے ڈرنا چاہیئے خالص توحید پرستی اصل و بیخ اس کا انہدام ساری عمارت کا انہدام ہے۔ عرب کیا تمام دنیا کے لوگ تیرہ صدی پیشتر بت پرستی اور شرک کی لعنت میں گرفتار تھے اور آپ کا اولین فرض اللہ کی وحدانیت کا پھیلانا تھا اس لیئے آپ سب سے زیادہ اسی بات کی کوشش فرماتے تھے کہ لوگ شرک و بت پرستی سے باز آکر ایک اللہ کے پرستار بن جائیں اور اسی لئے آپ نے فرمایا تھا من قال لا الٰہ الّا اللّٰہ فدخل الجنّۃ اور اسی لئے جمیع اقوام اور اہلِ کتاب کے لئے ایک کلمۂ مشترک پیش کیا گیا۔ ان لا نعبد الّا اللّٰہ۔

رسول اور قرآن کے متعلق شک جن کو سمجھ نہ تھی وہ کہتے تھے اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا کیا خدا نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا؟ ایسے لوگوں کو سمجھ کی بات تبلائی گئی کہ ہاں تمھاری تعلیم کے لئے جن اور فرشتے رسول بنا کر نہیں بھیجے جاسکتے تھے کیونکہ تمہیں تمھارے ہی جیسے انسان کامل دکھا کر پیروی کیلئے مکلف کرنا تھا۔ اور اس کے لئے فرشتے اور جن موزوں نہیں ہوسکتے تھے۔ جب تو یہ تمھارے اور بھی اعتراض کی بات تھی۔

آپ کو شاعر اور قرآن کو شاعری سے بھی تعبیر کرتے تھے اور جس طرح آپ کے رسول ہونے میں شک تھا۔ قرآن کے پیغام الٰہی ہونے میں بھی شک تھا چنانچہ ایک ساتھ

دونوں کا جواب دیکر لاجواب کر دیا گیا اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔

قیامت ایک بہت بڑا مسئلہ دنیا کے سامنے بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونا۔ قیامت کا ہونا اور جزا و سزا کا معاملہ ہے اگر یہ ختم ہوتا ہے تو پھر سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق بتلایا گیا کہ کیا پہلی مرتبہ جس نے تم کو پیدا کیا اُس کو دوبارہ پیدا کرنا مشکل ہے۔ اور کیا تم زمین کو نہیں دیکھتے کہ مُردہ ہونے کے بعد ہر بارش میں پھر زندہ ہو جاتی ہے اسی طرح تم بھی زندہ کئے جاؤ گے اور کیا تم سمجھتے ہو کہ تم بیکار پیدا کئے گئے ہو۔ تمہارے اعمال کا حساب و کتاب نہ ہوگا۔ اور جزا و سزا کا معاملہ پیش نہ آئے گا۔ آئیگا اور ضرور آئیگا۔ قیامت تو ساتھ لگی ہوئی ہے مرے اور آئی۔ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ۔ اِن کا سوال تھا كَيْفَ يُحْيِى الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ ہڈیاں کیونکر زندہ ہو سکیں گی۔ حالانکہ وہ سڑ گل کر ناپید ہو چکی ہونگی جواب میں ارشاد ہوتا ہے قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِىْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ اے رسولؐ کہدیجئے کہ اِن بوسیدہ ہڈیوں کو وہی زندہ کریگا جس نے پہلی دفعہ انکو پیدا کیا تھا۔

شفاعت اور وسیلہ

مشرکین میں ایسے لوگ بھی تھے جو عموماً بتوں کو خدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ خدا تک رسائی کا وسیلہ اور ذریعہ گردانتے تھے جو نصرانیت اور یہودیت سے بہت کچھ ملتا جلتا تھا وہ کہتے تھے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔ ہم اِن بتوں کو صرف اس لئے پوجتے ہیں کہ یہ ہم کو خدا سے قریب کر دیں۔ اس کی تردید میں کہا گیا وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ خدا کے نزدیک شفاعت کام نہ دیگی۔ انہیں کے متعلق ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا

مَا انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا اولو کان اباؤھم لا یعقلون شیئاً ولا یھتدون

بت پرستی | بت پرستی بھی اسی بدعقیدگی کی پیداوار ہے اور اس کی شکل و صورت ہزاروں ہے۔ ایک شخص جو اپنے کو توحید پرست کہتا ہے وہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اپنے دلوں کے علاوہ اپنے گھروں اور مسجدوں تک میں بتوں کو رکھے ہوئے علانیہ بت پرستی کر رہا ہے اور اس سے مرادیں مانگتا اور ہر طرح طرح کی تاویلیں کر رہا ہے۔ انہیں لوگوں کے لئے ہے ویعبدون من دون اللہ ما لا ینفعھم ولا یضرھم اور اللہ کے سوا ایسی پوجا میں لگے ہوئے ہیں جو ان کو نہ نفع دیسکتی ہیں اور نہ ضرر۔ اور پھر انہیں کے لئے ہے۔ انَّ الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئاً لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب خدا کے سوا جن کو تم پوجتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ اس کے پیدا کرنے کے لئے سب کے سب اکٹھے کیوں نہ ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لیجائے تو اس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ جیسے پوجاری ویسے ہی بودے یہ بت۔

مال و اولاد کا گھمنڈ | وقالوا نحن اکثر اموالاً و اولاداً وما نحن بمعذبین۔ کہتے ہیں کہ ہم بہت مال اور اولاد والے ہیں اور ہم عذاب نہیں کیے جائیں گے ان کو سمجھایا گیا کہ تمہارا خیال غلط ہے۔ ان میں سے قیامت کے دن تمہارے کام آنے والا کوئی نہیں اور کیا نہیں دیکھتے کہ ایک شخص کے مرتے ہی اس کے سارے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔

اولاد کے قاتل دنیا اور عرب کے لوگ معلوم نہیں کن کن خرابیوں میں مبتلا تھے اور رہتے اگر قرآنی تعلیمات سے اس کو دور کرنے کا آسانی سامان نہ کیا گیا ہوتا۔ اولاد کا قتل اور قاتل ہونا کیسا مذموم اور بیرحمی کا فعل ہے جس کے بارے میں کہا گیا۔ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ۔ جبکہ زندہ درگور بچیاں پوچھی جائیں گی کہ تم کو کس گناہ میں مارا گیا۔

ناپ تول میں کمی، زیادتی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینے آئے تو یہاں کے لوگ سب لوگوں سے تول میں بدتر تھے اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ پھر انھوں نے پیمانہ کو اچھا کیا۔ انھیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں توڑا کسی قوم نے عہد کو مگر اللہ تعالیٰ نے دشمن کو ان پر مسلط کر دیا اور نہیں کم کیا پیمانہ مگر ان پر زمین کی پیداوار بند کی گئیں اور قحط سالی میں پکڑے گئے۔ قرآن نے اس بارے میں فرمایا۔ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ۔ وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ۰ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۰ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بڑی خرابی ہے۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے اپنا (حق) ناپ کرلیں تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں۔ کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

مال کی حرص وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور مال کے ایسے حریص کہ دوسرے تک کا سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو اور تم کو غیرت نہیں ہوتی اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو۔

عیب چینی اور غیبت | وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔ خرابی ہو اُس کی جو نکتہ چینی کرتا اور آوازے کستا ہے۔

سائل کو جھڑکیاں دینے سے رُوکا گیا۔ | روایت میں ہے کہ اگر سائل گھوڑے پر سوار ہو کر بھی آئے اور تم سے ہو سکے تو اُس کو دیدو۔ اور سائل سے یہ کہا گیا کہ جب تک تین دن کے فاقے نہ گزر جائیں اُس وقت تک سوال نہ کرے۔ اس میں جو حکمت ہے وہ صاحب بصیرت پر روشن ہے قرآن مجید نے فرمایا۔ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور سائل کو مت جھڑکو۔

دوسروں کو نصیحت اپنے کو فضیحت | وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ۔ یہ بُری بات ہے دوسروں کو تو منع کرتے ہو لیکن خود اُس پر عمل نہیں کرتے۔

چوری | وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا خواہ مرد چوری کرے یا عورت دونوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالو۔

سود اور رشوت | سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ جھوٹ باتوں کے سُننے والے اور مالِ حرام کے بڑے کھانے والے۔ أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَوا اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔

برائیوں کے مرجع | وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝ اور اُس شخص کے کہنے میں نہ آنا جو بات بات میں قسم کھاتا ہے، آبرو باختہ ہے، طاعن ہے، چغلخور ہے، لوگوں کو اچھے کاموں سے روکتا ہے حد سے گذر گیا ہے، بد ہے، تند خو ہے، اور ان عیوب کے علاوہ اپنا جھوٹا نسب

بتلانے کا بھی مرتکب ہے اس لئے کہ وہ مالدار ہے۔

دیگر عیوب شراب خوری، زنا، کثرتِ ازدواج، رہزنی، غارتگری، قتل، عہد شکنی، آوارگی، اور کسی قانون وقاعدے کی پابندی سے انکار، تمدن وتہذیب اور علوم و فنون سے بے بہرہ ہونے وغیرہ سے محمدؐ عربی نے صرف عرب کو ہی نہیں بلکہ قرآنِ حکیم کی تعلیمات کے ذریعہ سب کو روکا اور سب کو اس بات کی تعلیم دی کہ یہ چیزیں خراب ہیں اور پھر اِن کی جگہ پر ہر طرح کی اچھی باتیں پیش فرمائیں۔ انسانی حکومتیں اور قانون ساز جماعتیں دنیا کے عذاب سے ڈرا کر جن بُرائیوں سے لوگوں کو روکنا چاہتی ہیں اور رُک جانے والوں کو کسی انعام کا مستحق نہیں گردانتیں، برعکس اس کے آپ نے دنیا کے عذاب سے بھی ڈرایا اور عاقبت کے بھی۔ اور پرہیزگاروں کو دنیا کی خوشحالی اور جنت کی نعمتوں کے وعدے سے بھی سرفراز کیا۔ بتایا کہ اللہ کریم و رحیم بھی ہے اور قہار و جبار بھی تاکہ کوئی پہلو بہتر بنانے کا باقی نہ رہ جائے۔ اللہ کے خوف سے انسان برائیوں سے رُک جاتا ہے اور انسانوں کے ڈر سے مجسّم برائیاں بن جاتا ہے اسی لئے فرمایا وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ۔ اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ ڈرنا خدا سے چاہیئے۔

محرمات قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ کہہ دو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں کہ خدا نے کیا چیزیں حرام کی ہیں۔ یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کا حقِ خدمت

بجالاؤ اور اپنے بچوں کو افلاس کے خیال سے قتل نہ کرو، ہم تم کو اور اُن کو روزی دیتے ہیں اور روزی دینگے بیحش باتوں کے پاس نہ جاؤ، وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور آدمی کی جان جس کو خدا نے حرام کیا ہے ہلاک نہ کرو۔

عدل و احسان کا حکم اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ بیشک اللہ عدل واحسان اور قرابت مندوں کی خبرگیری کا حکم دیتا ہے اور فحش و ناپسندیدہ باتوں اور سرکشی سے روکتا ہے۔

صدق و صداقت سچا بننے اور سچائی کو دوست رکھنے کی آپ کے ذریعہ سخت تاکید کیگئی جھوٹوں کے لئے لعنت اللہ علی الکاذبین کہا گیا اور حکم ہوا کہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حلال اور طیب روزی یٰاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا۔ اے لوگو جو زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ۔

حسنِ سلوک اور صلۂ رحمی مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ، جو کچھ مال تم کو صرف کرنا ہو سو ماں باپ کا حق ہے اور قرابت داروں کا اور بے باپ کے بچوں کا اور مسافر کا۔

بڑائی اور بزرگی اسلام نے شاہ و گدا، امیر و غریب، کالے، گورے غرض ہر قسم کے تفوق، نخوت و غرور وغیرہ کو ایام جاہلیت کا فعل قرار دیا اور بزرگی و بڑائی کا معیار اتقاء و پرہیزگاری کو بتلایا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ بزرگ و عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

عہد وعدے جب کرو تو اس کو پورا کرو اس لئے کہ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا
بیشک عہد کے بارے میں سوال کیا جائیگا۔

عورتوں کے متعلق ہدایات اِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا۔ بیشک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کی یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

باپ کی بیٹے کو وصیت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو قرآن نازل ہوا اور جو سراپا آپ کی زندگی کا دستورالعمل رہا اس میں بہترین تعلیمات بہترین لوگوں، بہترین حقوق اور ان کی بہترین حفاظت سے اس طرح کے ہر شعبۂ زندگی کے لئے روشنی اور ہدایت کو جمع کر دیا گیا ہے ایک باپ سے کیا فرائض ہیں اور بیٹے کو وہ کون سی تعلیم دے۔

یں کو رہوا۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ
لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۔ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ
وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝
وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَ
فِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ وَإِن جَاهَدَاكَ
عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا
فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ
مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ
بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ
مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ
وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝

اور ہم نے لقمان کو دانشمندی عطا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کریگا وہ اپنے
ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کریگا تو اللہ تعالیٰ بے نیاز خوبیوں والا ہے اور
جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت
ٹھہرانا بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق
تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا

دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میری اور اپنے باپ کی شکر گزاری کیا کر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہو
اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے
جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہو تو اُن کا کہنا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی کیساتھ
بسر کرنا اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو۔ پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے
پھر میں تم کو جتلا دوں گا جو تم کرتے تھے بیٹا! اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی
پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمانوں کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو تب بھی اس کو اللہ تعالیٰ حاضر
کردیگا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین باخبر ہے۔ بیٹا! نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی
نصیحت کیا کر اور بُرے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر
یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر اور زمین پہ اترا کر مت چل
بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار میں
اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر بیشک آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھوں
کی آواز ہے۔

ایمان | لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ
مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ
اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ
وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر
ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ

اور رسول کے برخلاف ہیں۔ گو وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہوں ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان کو اپنے فیض سے قوت دی ہے اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کریگا جس کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے۔ یہ اللہ کا گروہ ہے خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔

اطاعت | اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اللہ اور اللہ کے رسول اور تم میں سے (یعنی مسلمان) جو خلیفہ ہو اس کی اطاعت کرو۔

نماز | اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ نماز پڑھو۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ بیشک نماز فحش اور ناپسندیدہ باتوں سے روک دینے والی ہے۔

روزہ | كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ روزہ رکھنا تم پر فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے (لوگوں پر بھی) فرض تھا۔

حج | وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا جو لوگ خانہ کعبہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہیں ان پر فرض ہے کہ وہ خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں۔

زکوٰۃ | اٰتُوا الزَّكٰوةَ۔ زکوٰۃ دیتے رہو۔ اللہ تعالیٰ نے ابنائے جنس کے ساتھ سلوک کرنے کا جس سے آپس کا میل ہمدردی۔ مساوات قائم ہو اس لطیف پیرائے میں حکم دیا ہے کہ جیسا کہ روح پر مسرت طاری ہو جاتی ہے انہیں احکام خداوندی میں سے ایک زکوٰۃ ہے جس کے اندر بڑی بڑی حکمتیں ہیں۔

تلاوتِ قرآن مجید | اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ۔ وہ لوگ

جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں اور تلاوت کا حق کرتے ہیں۔

جہاد | کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ جہاد تم پر فرض کیا گیا ہے وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ۔ اللہ کی راہ میں ایسا جہاد کرو جو حق جہاد کا ہے۔

عمل صالح | وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ o اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ o قسم ہے زمانہ کی کہ انسان بڑے خسارے میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی نصائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو پابندی کی نصائش کرتے رہے

توبہ | قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ اے رسول کہدو کہ اے میرے بندو جو اپنی جانوں پر (بسبب گناہ کے) ظلم کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیگا۔

دعا | رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اے میرے پروردگار ہمیں دنیا کی بھلائی بھی دے اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں | کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَةٌ۔ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اتفاق | اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ اللہ کی رسی (قرآن) کو سب کے سب مضبوط پکڑ لو۔ اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

دعوتِ اسلام | اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ لوگوں کو عقلمندی اور دلآویز نصیحتوں کے ذریعہ سے اپنے پروردگار کے رستے کی بلاؤ۔

سب کچھ فانی خدا باقی ہے | كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۔ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے لیکن ایک اللہ کی ذات۔

مرنا | كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

حساب و کتاب | اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا ہے اور یہ غفلت میں پڑے اعراض کر رہے ہیں۔

جزائے اعمال | فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ سو جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لیگا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کریگا وہ بھی اس کو دیکھ لیگا۔

عذاب و ثواب | وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ج وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا اور جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مانیگا اُس کو ایسی جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور جو شخص رُوگردانی کریگا اُس کو دردناک عذاب کی سزا دیگا۔

انسان کے پیدا ہونے کی غرض | وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اور نہیں پیدا کیا ہم نے جنوں اور انسانوں کو لیکن اس لئے کہ وہ ہماری عبادت کریں۔ لِيَعْبُدُونِ کا مطلب لِيَعْرِفُونِ بھی کہا گیا ہے یعنی ہمیں پہچانیں۔ اور خدا کے پہچاننے کا ثبوت یہ ہے کہ پھر اس کے عبد بنیں اور اُس کے اوامر کو بجا لائیں اور نواہی سے بچیں۔ یہ سب کچھ اسی زندگی میں کرنا ہے ورنہ مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰى۔ جو یہاں اندھا رہیگا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہیگا۔ یہی غرض ہے جس کے پورا کرنے کے لئے خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے۔ آپ کامل انسان تھے آپ کا دین کامل

اور قرآن مجید آپ کی لائی ہوئی کتاب بھی کامل ہے۔

اسم مبارک | آپؐ کی ذات مبارک سے متعلق جس حصۂ زندگی کو دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ نے ضروری سمجھا اُس کو قرآن مجید میں فرما دیا ہے اور وہ ہر شخص کے خانگی معاملات کے لئے نمونہ ہیں۔ جستہ جستہ حالات جو عام سیرت نگار آپ کی سوانح عمریوں میں لکھتے آئے قرآن مجید میں اس کی بھی کمی نہیں۔ آپ کا اسم مبارک مع منصب کے ذکر ہوا۔ محمد الرسول اللہ اس کے علاوہ بھی آپ کے القاب وخطابات اور نام ہیں جس میں سے ایک احمد بھی ہے۔

آپ کی یتیمی | قدرت خود اپنے سایۂ عاطفت میں آپ کی کفیل ہونے والی تھی۔ ارشاد ہوتا ہے۔ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ کیا ہم نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر اپنی پناہ میں لے لیا

آپ کا غنی ہونا | قلب کی غنا ظاہری غنا سے بہت افضل ہے اور جس کو دونوں جہان کی برتری عطا ہو چکی ہو۔ لقائیت کا عالم نصیب ہو چکا ہو وہ معمولی اور فنا ہونے والی چیزوں پر کب نگاہ ڈال سکتا ہے اور جس کو خود خدا غنی بناتے اُس کی امیری کا کیا ٹھکانا قرآن مجید میں ہے وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی اور آپ کو محتاج نہیں پایا پھر آپ کو غنی کر دیا۔

منصب نبوت سے سرفراز ہونا | رمضان شریف کا مبارک مہینہ شب قدر کی رات تھی کہ آسمان والے نے زمین والوں پر اپنے فضل وکرم کی بارش فرما دی۔ انہیں میں سے ایک ذات محمد عربی کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا جو عبد و معبود کے درمیان واسطہ قرار پایا ہے نور پیامی مقرر ہوئے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۞ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۞ خَیْرٌ۔

مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ بیشک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اُتارا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اُس رات میں فرشتے اور رُوح القدس اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر اُترتے ہیں سراپا سلام ہے وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے۔

آپ کی تعلیم | آپ دنیا کے سب سے بڑے معلم ہونے والے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعہ آپ کی تعلیم ہوئی، آپ کا خُلق آپ کے اقوال و افعال نمونہ بننے والے تھے اس لئے اللہ بزرگ و برتر نے آپ کی خود تربیت فرمائی۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ پڑھ اپنے اس رب کے نام سے جسنے انسان کو پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم سے تعلیم دی انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا سبحان اللہ بڑے مرتبہ والا خدا پڑھنے والے محمد عربی اور پڑھنے کی کتاب قرآن مجید فداہ نفسی۔ اللّٰھم صلی علی محمد وعلی آل محمد

آپ کے مدارج علیا | جب اللہ بزرگ و اعلیٰ کسی پر اپنا فضل و کرم کرنے پر آ جائے اور جب وہ خود چاہے کہ کسی کے مدارج بلند سے کئے جائیں تو پھر اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے کوئی کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ نوع انسان کو پیدا کر کے انھیں میں سے ایک شخص کو ایسا برگزیدہ فرمایا کہ کائنات کے پیدا ہونے کی غرض پوری ہو گئی۔ اور انسانیت تکمیل پا گئی۔ اگر کسی شخص کو منظور ہو کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج علیا کو معلوم کرے تو اس کو چاہیئے کہ

قرآنِ مجید کی تلاوت کرسے صدیر نہیں ہوگی کہ اس کو معلوم ہو جائیگا معبودِ مطلق نے آپ کو عبدیت کے جار میں وہ درجہ عطا فرمایا جس سے آج تک انسانیت محروم تھی۔ جمیع اقوامِ عالم کیلئے آپ کا قیامت تک کے لئے نبی ہونا، اسلام و قرآن کا حامل ہونا، اُمتِ وسط کا آپ کی اُمت میں ہونا ایسی چیزیں ہیں جو آپ کی بڑائی کی تنہا شاہد ہیں سچ ہے۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ عظیم الشان فضل والا ہے۔

معراج سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو شب کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اُن کو اپنے کچھ عجائباتِ قدرت دکھلائیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑے سُننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۙ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۙ قسم ہے ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے۔

تمہارے ساتھ کے رہنے والے نہ راہ سے بھٹکے اور نہ غلط راستے ہوئے۔ اور نہ آپ اپنی
خواہش سے باتیں بناتے ہیں۔ ان کا ارشاد صرف وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے ان
ایک فرشتہ تعلیم کرتا ہے جو بڑا طاقتور ہے، پیدائشی طاقتور ہے پھر وہ فرشتہ اصلی صورت
نمودار ہوا ایسی حالت میں کہ وہ بلند کنارہ پر تھا۔ پھر وہ فرشتہ نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا
سو دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا۔ بلکہ اور بھی کم۔ پھر اللہ نے اپنے بندے پر وحی
نازل فرمائی۔ جو کچھ نازل فرمائی۔ قلب نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی
نہیں کی تو کیا ان سے ان کی دیکھی ہوئی چیز میں نزاع کرتے ہو اور انہوں نے اس فرشتہ
کو ایک اور دفعہ بھی دیکھا ہے، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ اس کے قریب جنت الماویٰ ہے
جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں لپٹ رہی تھیں۔ نگاہ نہ تو ہٹی اور نہ بڑھی
انہوں نے اپنے پروردگار کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے۔

خاتم النبیین | مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۔ محمد تم میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور آخر

ازواجِ مطہرات اور اہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ
وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا
تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ
وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ
عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا
يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا

اے نبی کی بی بیو تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تم بولنے میں نزاکت مت کرو کہ ایسے شخص کو خیال ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدے کے موافق بات کہو اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو۔ اور تم نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کی اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اس کے سوا نہیں کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لے جائے تم سے اے گھر والو (اہل بیت) گندگی اور پاک کر دے تم کو پاک کرنے کر۔ اور یاد کرتی رہو جو تلاوت کیجاتی ہے تمھارے گھروں میں اللہ کی آیتوں سے اور عقلمندی کی باتوں سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مہربان اور خبردار ہے۔

آپ کی معنوی اولاد إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے۔

آپ کے اصحاب مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۔ محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور جو اُن کے اصحاب ہیں وہ کفار کے لئے بڑے سخت ہیں مگر آپس میں رحم دل ہیں۔

آپ کے روز و شب يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ اے کپڑے میں لپٹنے والے رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی رات

یعنی نصف رات یا نصف سے کسی قدر کم کردو یا نصف سے کچھ بڑھا دو۔ اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو۔ ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں بیشک رات کے اُٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے۔ بیشک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اُسی کی طرف متوجہ رہو۔

آپ کی کتاب | لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۔ اگر آدمی اور جنات جمع ہو کر اس بات پر آمادہ ہوں کہ اس قرآن کی طرح کا اور کلام بنا لائیں تو وہ مدد کوشش کے باوجود بھی اس قسم کا کلام نہیں بنا سکتے۔

آپ کا دین | اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۔ بیشک اللہ کے نزدیک اسلام ہی (سچا) دین ہے۔

تکمیلِ دین و انعاماتِ الٰہی | اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اور تم پر اپنے انعامات پورے کر دیے اور ہم تمہارے دینِ اسلام سے راضی ہوا۔

آپ کی اُمت | كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۔ تم بہترین اُمت ہو تم کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرو اور بُری باتوں سے روکو۔ مطلب یہ ہے کہ تم کو تبلیغی حکومت کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔

مکہ کی نمائش | کفار مکہ نے جو اپنے باطل بتوں کی برائیاں سنیں اور اپنی پست کن حالت ہر روز معلوم کرنے لگے تو بجائے اس کے کہ اصلاحِ حال کی طرف متوجہ ہوتے اور آپ کے احسانات کے شکر گزار ہوتے اُلٹے آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے درپے آزار ہو گئے ایذا دہی کے

مغلوب کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور طرح طرح کی ایذاؤں سے چاہا کہ حق اور حق پرست دب جائیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَأَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ اور اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت اور حق دے کر اس لئے بھیجا کہ تمامی ادیان پر غالب ہو جائے اور اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔

ہجرت | بہر حال آپؐ اور آپ کے صحابہ مکہ کو چھوڑ سکتے تھے لیکن حق کی تبلیغ سے باز نہیں آ سکتے تھے اس لئے کہ اس صورت میں ان کا غالب ہونا گویا حق کا غالب ہونا تھا اور ان کا مغلوب ہونا گویا حق کا مغلوب ہونا تھا اس لئے مدینہ کی طرف ہجرت فرما ہوئے اسی موقعہ پر آپؐ نے اپنے یار غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا۔ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا گھبراؤ نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے۔

مدینہ کی رہائش اور مہاجرین و انصار | مدینہ کی رہائش میں اسلام جلد جلد آگے بڑھا، مہاجرین و انصار دست و بازو تھے انہیں کی شان میں ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے پناہ دی اور مدد کی یہ لوگ آپس میں دوست ہیں۔

جہاد کا حکم | مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر اپنے ظلم و ستم کا بازار گرم کر دیا اور مسلمانوں کی تکلیفات بڑھ گئیں تو سب سے پہلی آیت جہاد نازل ہوئی۔ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ اور لڑائی کرو تم ان سے یہاں تک کہ نہ ہو کوئی فتنہ اور ہو جائے سب کا سب دین اللہ کا۔

فتح مکہ | آخر کار حق کے غالب ہونے اور باطل کے مغلوب ہونے کا زمانہ قریب آیا اور مہاجرین نے

کہ فتح کر لیا جو گویا پیش خیمہ تھا تمام دنیا کے فتح کرنے کا جو کام نبی کا تھا نبی نے اپنی زندگی میں آدھا کر کے انجام دیدیا۔ اور بقیہ کیلئے امت کو تعلیم فرما گئے۔ اسی موقعہ پر اس سورہ کا نزول ہوا۔ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕؔ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ٪﴿۳﴾

شاہان وقت کے نام تبلیغی خطوط

آپ دنیا میں خدائی حکومت قائم کرانے تشریف لائے تھے جس سے قلوب بھی متاثر ہوں اور اجسام بھی کہ صرف یہی ایک طریقہ امن عامہ اور بہبودی خلائق کا سبب اور انسانیت کے حصول کا باعث ہے۔ انسانی حکومت، انسانی دل و دماغ کی تابعداری اور ان کی خواہشات کا پورا کرنا ہی ساری خرابیوں کا سرچشمہ ہوتی ہے اور یہی چیزیں آگے چلکر بادشاہ و بادشاہت کی صورت میں جلوہ گر ہوتی ہیں اور پھر فرعون و فرعونیت کی حد تک پہنچکر خدا پرستی کو فراموش کر دیتیں اور عبد و معبود کے تعلقات میں بُعد عظیم پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی لئے آپ نے عمرۃ الحدیبیا اور وفات کے فیما بین فرمانرواؤں کے پاس تبلیغی خطوط روانہ فرمائے۔ بادشاہ یمامہ، بادشاہ بحرین، والی عمان، مقوقش، قیصر روم، بادشاہ حبش، نجاشی اور کسریٰ شاہ فارس کے پاس جو تبلیغی سفارت گئی سب کا مطلب یہی تھا کہ حکومت کو احکم الحاکمین کا مطیع بادشاہوں کو آسمان و زمین کے شہنشاہ کا حکمبردار بنایا جائے اور ان کے ذریعہ ان کی رعایا کو خدا کی حکومت میں لایا جائے۔ وہ عظیم الشان اور عالمگیر مشن تھا جس کے مبلغ اعظم نے مسلمانوں کو بتا دیا ہے اور شاہان وقت اور انکی رعایا کو سمجھا دیا ہے کہ خدا کیا ہے اور اسلام کا کیا مطلب ہے۔ یہی سبق تھا جسکو خلفاء راشدین نے دہرایا۔ اور یہی سبق ہے جس کو ہر زمانے میں امت محمدیہ صلعم کو دہرانے رہنا چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقۡنَا۔

سب سے آخری وحی

آپ پر جو قرآن پاک کی سب سے آخری آیت کا نزول ہوا یہ ہے۔ وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِیۡہِ اِلَی اللّٰہِ ٭۟ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ۔